معز امجد
ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

نیکی میں تعاون

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

رُوِیَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَھَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا.

وَ رُوِیَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْغَازِیْ أَجْرُہُ وَ لِلْجَاعِلِ أَجْرُہُ وَ أَجْرُ الْغَازِیْ.

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کی (اس جنگ کی) تیاری میں مدد کی[1]، وہ ایسے ہی ہے، جیسے وہ خود اس جنگ میں شریک ہوا[2]۔ اور جو شخص خیر خواہانہ طریقے پر اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کے لیے پیچھے رہا[3]، وہ ایسے ہی ہے، جیسے وہ خود اس جنگ میں شریک ہوا[4]۔

اور روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اللہ کی راہ میں) جنگ کرنے والے کو اس (کے جنگ کرنے) کا اجر ملے گا، اور جس شخص نے (اللہ کی راہ میں) جنگ کرنے والے کی (اس جنگ کی) تیاری میں مدد کی، اسے اس کو تیار کرنے اور (اللہ کی راہ میں) جنگ کرنے والے کا

اجر ملے گا۔[5]

حواشی کی توضیح

۱۔ قرآن مجید نے ہمیں اس بات کا حکم فرمایا ہے کہ ہم فلاحی اور نیکی کے کاموں میں دوسرے لوگوں کے ساتھ وسیع پیمانے پر تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنے والے کی اس جنگ کی تیاری میں مدد کرنا بھی اسی طرح کے تعاون کی ایک واضح عملی دلیل ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص کسی سبب سے کسی خاص نیک عمل میں بذات خود شریک نہ ہو سکے، تو وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ تعاون اور مدد کے ذریعے سے اس نیک عمل میں شریک ہو سکتا ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا گھر اور اہل خانہ کو چھوڑنے والے کے ساتھ تعاون کا ایک اور پہلو اس کے پیچھے اس کے اہل خاندان کی نگرانی اور دیکھ بھال کرنا اور اس کے فرائض کی ادائیگی میں اس کی مدد کرنا ہے۔ اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام لوگوں کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شرکت کی شدید خواہش رکھتے تھے، مگر اپنے حالات کے سبب سے اس کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو حکم فرمایا ہے کہ جو لوگ ان منکرین کے خلاف جنگ میں شریک ہونا چاہتے ہیں، وہ اس جنگ کے لیے اپنا گھر بار ترک کرنے والوں کی مدد کر کے اس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اس طرح کے تعاون سے وہ بذات خود شریک ہونے والوں کی طرح اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔

۴۔ اس روایت کے مختلف متون اس بات کی اعلیٰ مثال مہیا کرتے ہیں کہ رواۃ کی جانب سے ایک معمولی غلط فہمی سے ایک روایت کا مفہوم کس طرح بدل جاتا ہے۔ جیسا کہ وضاحت کی گئی، اس روایت کے متون کی وضاحت مجموعی تعلیمات اسلامیہ کے مطابق ہونی چاہیے۔ تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی مرحلے میں مفہوم میں معمولی تبدیلی در آئی ہے، اور اس روایت کا واضح مفہوم یہ ہے کہ جس شخص کے حالات اسے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ کوئی نیک کام کر سکے، وہ اب بھی اس کام کی تکمیل میں دوسرے لوگوں کے ساتھ تعاون اور مدد کے ذریعے سے شریک ہو سکتا ہے، یہ ایک غلط تاویل ہے کہ نیکی میں مدد کرنے والے اور بذات خود اس پر عمل کرنے والے کا اجر و ثواب یکساں ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ صحیح ابن حبان، رقم ۴۶۳۰، جو کہ بعد میں پیش کی جائے گی، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ اس میں غلط فہمی کا بہت زیادہ امکان ہے۔ بہر حال، قرآن مجید

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اوراس باب کی دیگر روایات کی روشنی میں اس روایت کے متن پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صحیح ابن حبان، رقم ۴۶۳۰ اوراس طرح کی دیگر روایات کسی حد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل ارشاد کا غلط تصور پیش کرتی ہیں۔

قرآن مجید ہمیں واضح طور پر حکم دیتا ہے کہ ایک خاص نیک کام میں کسی شخص کا اجر حالات کے ساتھ مختلف ہوسکتا ہے، جیسا کہ اس کی جدو جہد، مقصد میں سنجیدگی اور توجہ سے اجر مختلف ہوتا ہے۔ چنانچہ نتائج کے اعتبار سے دو مختلف افراد کی طرف سے کیے گئے اسی طرح کے نیک عمل کا اجر وثواب مختلف ہوسکتا ہے۔ یہ بات بھی بالبداہت واضح ہے کہ نیکی پر عمل کرنا —— خاص طور پر اللہ کی راہ میں جنگ جیسا عمل —— اور نیکی میں تعاون کرنا، دونوں کو عام حالات میں اہمیت اور نتائج کے اعتبار سے اجر میں برابر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص ان اصول اور اوپر بیان کی گئی روایت کے متن کی روشنی میں ان روایات پر تدبر کی نگاہ سے غور کرے تو اس بات کا قوی امکان معلوم ہوتا ہے کہ ان مسخ شدہ متون کو روایت کرنے والے ایک یا زیادہ راویوں کی ایک چھوٹی سی غلط فہمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل ارشاد کا مفہوم ہی بدل گیا ہے۔

۵۔ دوسری روایت بھی اسی طرح کے مضمون کی حامل ہے، جس طرح کے مضمون کی حامل پہلی روایت ہے۔ تاہم دوسری روایت اللہ کی راہ میں بذات خود جنگ کرنے والے اوراس کی تیاری میں مدد وحمایت کرنے والے کے اجر و ثواب کے حوالے سے ایک اور اہم پہلو کی وضاحت کرتی ہے۔ جہاں تک بہ نفس نفیس جنگ کرنے والے کے اجر کا تعلق ہے، تو یہ بات تو بالکل واضح ہے اوراس کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک جنگ کرنے والے کی مدد کرنے والے کا تعلق ہے، تو اسے نہ صرف جنگ کرنے والے کو تیار کرنے کی نیکی کا اجر ملے گا، بلکہ اسے اس کے ان تمام اعمال کا بھی اجر ملے گا جو جنگ کرنے والے نے اس سے سیکھے یا جن میں اس نے اس کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ جنگ کرنے والے کے اعمال میں شراکت اس اصول پر مبنی ہے کہ جس شخص سے لوگ اچھے اور برے اعمال سیکھیں گے، ان کے سبب سے اسے جزا یا سزا ملے گی۔

متون

پہلی روایت بعض اختلافات کے ساتھ بخاری، رقم ۲۶۸۸؛ مسلم، رقم ۱۸۹۵ (الف) ۱۸۹۵ب؛ ابوداؤد، رقم ۲۵۰۹، ۲۵۲۶؛ ترمذی، رقم ۱۶۲۸-۱۶۳۱؛ نسائی، رقم ۳۱۸۱؛ ابن ماجہ، رقم ۲۷۵۸-۲۷۵۹؛ احمد، رقم ۱۲۶، ۳۷۶، ۶۶۲۴،

۱۷۰۷۴، ۱۷۰۸۰، ۱۷۰۸۵-۱۷۰۸۶، ۱۷۰۹۷، ۱۷۶۲۳؛ ابن حبان، رقم ۴۶۲۸، ۴۶۳۰-۴۶۳۳؛ بیہقی، رقم ۷۹۲۶-۷۹۲۹، ۱۷۶۱۹، ۱۷۷۱۸، ۱۸۳۵۱-۱۸۳۵۲؛ مسند حمیدی، رقم ۸۱۸؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۳۳۰، ۴۳۸۹-۴۳۹۰؛ دارمی، رقم ۲۴۱۹ اور ابن ابی شیبہ، رقم ۱۹۵۵۳، ۱۹۵۵۵ میں روایت کی گئی ہے۔

دوسری روایت ابوداؤد، رقم ۲۵۲۶؛ احمد، رقم ۶۶۲۴ اور بیہقی، رقم ۱۷۶۲۳ میں روایت کی گئی ہے۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۹۵ میں 'فی سبیل اللّٰه' (اللہ کی راہ میں) اور 'بخیر' (خیر خواہانہ طریقے پر) کے الفاظ محذوف ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۲۵۰۹ میں 'و من خلف غازیًا' (جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کے لیے پیچھے رہا) کے الفاظ کے بجائے 'و من خلفه' (جو شخص اس کے پیچھے رہا) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

ترمذی، رقم ۱۶۲۹ میں یہ روایت درج ذیل الفاظ میں روایت کی گئی ہے:

من جهز غازيًا فی سبیل اللّٰه أو خلفه فی أهله فقد غزا.

''جس شخص نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کی (اس جنگ کی) تیاری میں مدد کی یا اس کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کے لیے اس کے پیچھے رہا، وہ ایسے ہی ہے، جیسے وہ خود اس جنگ میں شریک ہوا۔''

بعض روایات، مثلاً ابن حبان، رقم ۴۶۳۰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مختلف الفاظ میں روایت کیا گیا ہے۔ وہ الفاظ اس طرح ہیں:

من جهز غازيًا فی سبیل اللّٰه أو خلفه فی أهله کتب له مثل أجره حتی إنه لاینقص من أجر الغازی شیء.

''جس شخص نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کی (اس جنگ کی) تیاری میں مدد کی یا اس کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کے لیے اس کے پیچھے رہا، اسے جنگ لڑنے والے کے برابر اجر ملے گا، یہاں تک کہ اس جنگ لڑنے والے کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔''

بعض روایات، مثلاً ابن حبان، رقم ۴۶۳۲ میں روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من جهز غازيًا فله مثل أجره ومن خلف غازيًا فی أهله فله مثل أجره.

''جس شخص نے (اللہ کی راہ میں) جنگ کرنے والے کی (اس جنگ کی) تیاری میں مدد کی، اسے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

جنگ لڑنے والے کے برابر اجر ملے گا، اور جو شخص
(اللہ کی راہ میں) جنگ کرنے والے کے اہل خانہ کی
دیکھ بھال کے لیے اس کے پیچھے رہا، اسے بھی جنگ
لڑنے والے کے برابر اجر ملے گا۔''

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۱۷۰۷۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ راویوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ارشادات کو ایک ہی مضمون کے حامل ہونے کے سبب سے ایک ہی روایت میں جمع کر دیا ہے۔ وہ روایت درج ذیل ہے:

من فطر صائمًا کتب له مثل أجره إلا أنه لاینقص من أجر الصائم شیء ومن جهز غازیًا فی سبیل اللّٰه أو خلفه فی أهله کتب له مثل أجره إلا أنه لاینقص من أجر الغازی شیء.

''جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا، اس کے لیے روزہ دار کے برابر اجر لکھ دیا جائے گا، مگر روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی، اور جس شخص نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کی (اس جنگ کی) تیاری میں مدد کی یا اس کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کے لیے اس کے پیچھے رہا، اس کے لیے بھی جنگ لڑنے والے کے برابر اجر لکھ دیا جائے گا، مگر جنگ لڑنے والے کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بیہقی، رقم ۷۹۲۷ میں 'من فطر صائمًا کتب له مثل أجره إلا أنه لاینقص من أجر الصائم شیء' (جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا، اس کے لیے روزہ دار کے برابر اجر لکھ دیا جائے گا، مگر روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی) کے الفاظ کے بجائے ان کے مترادف الفاظ 'من فطر صائمًا کان له مثل أجره لاینقص من أجره شیئًا' (جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا، اس کے لیے روزہ دار کے برابر اجر ہے، روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی) روایت کیے گئے ہیں، جبکہ 'کتب له مثل أجره، إلا أنه لاینقص من أجر الغازی شیء' (اس کے لیے جنگ لڑنے والے کے برابر اجر لکھ دیا جائے گا، مگر جنگ لڑنے والے کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی) کے الفاظ کے بجائے ان کے مترادف الفاظ 'کان له مثل أجره لاینقص من أجره شیئًا' (اس کے لیے جنگ لڑنے والے کے برابر اجر ہے، جنگ لڑنے والے کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی) روایت کیے گیے ہیں۔

بیہقی، رقم ۷۹۲۸ میں روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من جهز غازيًا أو خلفه في أهله أو فطر صائمًا فله مثل أجره من غير أن ينقص من أجره شيئًا.

’’جس شخص نے (اللہ کی راہ میں) جنگ کرنے والے کی (اس جنگ کی) تیاری میں مدد کی یا اس کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کے لیے اس کے پیچھے رہا یا اس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا، اس کے لیے اسی کے برابر اجر ہے، اس کے اجر میں کچھ کمی کیے بغیر۔‘‘

بیہقی، رقم ۷۹۲۹ میں گذشتہ روایت قدرے مختلف الفاظ، یعنی ’من فطر صائمًا أو جهز غازيًا فله مثل أجره‘ (جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا (اللہ کی راہ میں) جنگ کرنے والے کی (اس جنگ کی) تیاری میں مدد کی، اس کے لیے اسی کے برابر اجر ہے) کے الفاظ میں روایت کی گئی ہے۔

السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۳۳۰ میں روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من جهز غازيًا أو حاجًّا أو خلفه في أهله أو فطر صائمًا كان له مثل أجره من غير أن ينقص من أجورهم شيء.

’’جس شخص نے (اللہ کی راہ میں) جنگ کرنے والے کی مدد کی یا حاجی کی مدد کی یا اس کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کے لیے اس کے پیچھے رہا یا اس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا، اس کے لیے اسی کے برابر اجر ہے، ان کے اجروں میں کمی کیے بغیر۔‘‘

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com